

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

چالیس وال اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 10 مئی 2017ء بروز پنجم ہبھ طابق 13 شعبان المظہم 1438 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	ذعاء مغفرت۔	04
3	چیر پرسنر کے پینل کا اعلان۔	04
4	وقفہ سوالات۔	04
5	رخصت کی درخواستیں۔	04
6	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	07

## ایوان کے عہدیدار

اسپیکر-----میڈم راحیلہ حمید خان ذرا نی

## ایوان کے افسران

جناب رحمت اللہ جنگ -----سیکرٹری اسمبلی

جناب عبدالرحمن -----ایڈشنس سیکرٹری (قانون سازی)

جناب مقبول احمد شاہواني ----- چیف رپورٹر



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 10 مئی 2017ء بروز بده بمقابلہ 13 شعبان المظہم 1438 ہجری، بوقت سہ پہر 04 بجکر 35 منٹ پر زیر صدارت محترم راحیلہ حیدر خان درانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قَالُوا يٰقُومُنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزَلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدِيهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿١﴾ يٰقُومُنَا أَجِبُّوْ دَاعِيَ اللّٰهِ وَأَمْنُوْ بِهِ يَغْفِرُ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجْرِيْكُمْ مِنْ عَذَابِ الْيٰمِيْرِ ﴿٢﴾ وَمَنْ لَا يُجْبِ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ دُوْنِهِ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣﴾

﴿پارہ نمبر ۲۶ سورۃ الحلقاف آیات نمبر ۳۰ تا ۳۲﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ کہنے لگے اے ہماری قوم! ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ علیہ اصلوٰۃ والسلام کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہِ راست کی رہبری کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! اللہ کے بُلَانے والے کا کہاں انو اور اُس پر ایمان لاو تو اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تھہیں دردناک عذاب سے پناہ دے گا۔ جو شخص خدا کے بُلَانے والا کہاں مانے گا پس وہ زمین میں قریب آ کر خدا کو تھکا نہیں سکتا۔ اور نہ خدا کے سوا اور کوئی اُسکے مدگار ہونگے۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔

**میڈم اپسیکر:** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

**سردار عبدالرحمن کھیتر ان:** میڈم اپسیکر!

**میڈم اپسیکر:** جی سردار کھیتر ان صاحب! پہلے میں پہلی آف چیئرمین announce کر دوں۔

**سردار عبدالرحمن کھیتر ان:** میڈم اپسیکر! میں فاتحہ کرانا چاہ رہا ہوں۔

**میڈم اپسیکر:** جی۔

**سردار عبدالرحمن کھیتر ان:** شکریہ میڈم اپسیکر! چمن بارڈر پر جو ہمارے جتنے دوست شہید ہوئے اُسمیں آرم فورسز کے بندے بھی تھے اور سولین، اُسکے ساتھ سردار رحمن ناصر کا بھتیجا اور نواب ایاز کا بھتیجا اور جتنے بھی لوگ وفات پا گئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کرائیں۔

(اس مرحلے پر مرحومین کی ارواح کے ایصال ثواب کیلئے دعا ی مغفرت کی گئی)

**میڈم اپسیکر:** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رقم ۷۱ء کے قاعدہ نمبر ۱۳

کے تحت رواں اجلاس کے لئے ذیل ارکین اسمبلی کو پہلی آف چیئرمین کے لئے نامزد کرتی ہوں:

۱۔ محترمہ یا سمیں لہڑی صاحبہ۔ ۲۔ محترم آغا سید یاقوت علی۔

۳۔ محترم ولیم جان برکت صاحب۔ ۴۔ محترمہ حسن بانور خشائی صاحبہ۔

**وقفہ سوالات۔** سردار محمد اختر مینگل صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 227 دریافت فرمائیں۔ سردار صاحب کے دو سوالات

ہیں، 227 اور 235۔ وہ تشریف نہیں لائے اور ساتھ میں منظر داخلہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ جوابات چونکہ آچکے ہیں۔

سردار صاحب مسلسل نہیں آرہے ہیں اسیلی اجلاس میں، تو میں ان سوالات کو منٹادیتی ہوں۔

**میڈم اپسیکر:** وقفہ سوالات ختم، سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**جناب رحمت اللہ جنک (سیکرٹری اسمبلی):** ڈاکٹر حامد خان اچکزئی صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا ہے کہ موصوف بھی مصروفیات کی بنی آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**میڈم اپسیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار سرفراز چاکرڈوکی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف بھی مصروفیات کی بنی آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**میڈم اپسیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** جناب رحمت صالح بلوچ صاحب نے مطلع فرمایا کہ موصوف کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** مولانا عبدالواسع صاحب نے اسلام آباد جانے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کیلئے درخواست دی ہے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر جان محمد خان جمالی صاحب نے کراچی میں ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** نوابزادہ ظفر اللہ خان زہری صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا روایہ اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار محمد صالح بھوتانی صاحب عمرے کی ادائیگی کی بنا 10 مئی تا 13 مئی 2017ء کی نشتوں سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** حاجی عبدالمالک کا کڑ صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** جناب طاہر محمود صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر عبد القدوس بزنجو صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ موصوف یرومنی ملک جانے کی بنا روایہ اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر حمل کلمتی صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ موصوف بیرونی ملک جانے کی بنا روایہ اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** جناب خلیل الرحمن دمڑ صاحب نے بخوبی مصروفیات بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** پرس احمد علی صاحب کوئی سے باہر ہونے کی بنا 10 مئی تا 13 مئی 2017ء کی نشتوں سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر عبدالکریم نوшیر وانی صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ بخوبی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر امان اللہ نو تیزی صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ بخوبی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** جناب گھنٹام داس صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا روایہ اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** محترمہ عارفہ صدیق صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ بخوبی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** نواب ایاز خان جو گیزی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**میڈم اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**میڈم اسپیکر:** سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔ بلوچستان کمیشن برائے رُتبہ خواتین کا مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2017ء) کا پیش کیا جانا۔ وزیر برائے مکملہ و ومن ڈولپمنٹ، بلوچستان کمیشن برائے رُتبہ خواتین مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2017ء) پیش کریں۔

**سردار رضا محمد بڑھیق (مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ قانون و پارلیمانی امور):** میں مشیر قانون و پارلیمانی امور، وزیر برائے ومن ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے بلوچستان کمیشن برائے رُتبہ خواتین مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2017ء) پیش کرتا ہوں۔

**میڈم اسپیکر:** بلوچستان کمیشن برائے رُتبہ خواتین مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2017ء) پیش ہوا۔ بلوچستان کمیشن برائے رُتبہ خواتین مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2017ء)، کو قاعدہ و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تحت متعلقہ مجلس کے پرد کیا جاتا ہے۔

**میڈم اسپیکر:** اب مجلس عمومی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔ چیئرمین مجلس قواعد و انضباط کار و استحقاقات! قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 170(الف) کے بعد نیا قاعدہ 170(ب) (ضابطہ اخلاق و مشاورتی مجلس) میں اضافہ کی بابت مجلس (میں اضافہ کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کریں۔

**انجینئر زمرک خان اچنزی:** میں چیئرمین مجلس قواعد و انضباط کار و استحقاقات، قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 170(الف) کے بعد نیا قاعدہ 170(ب) (ضابطہ اخلاق و مشاورتی مجلس) میں اضافہ کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

**میڈم اسپیکر:** مجلس کی رپورٹ پیش ہوئی۔ اب چیئرمین مجلس قواعد و انضباط کار و استحقاقات! قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 201 کے بعد نیا قاعدہ 201(الف) (نقطہ ہائے اہمیت عامہ کیلئے وقت کا تعین) میں اضافہ کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کریں۔

**انجینئر زمرک خان اچنزی:** میں چیئرمین مجلس قواعد و انضباط کار و استحقاقات، قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 201 کے بعد نیا قاعدہ 201(الف) (نقطہ ہائے اہمیت عامہ کیلئے وقت کا تعین) میں اضافہ کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

**میڈم اسپیکر:** متعلقہ مجلس کی رپورٹ پیش ہوئی۔ جی زمرک خان اچنزی صاحب You are on point of

self explanation.

**انجینئر زمرک خان اچنڈی:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکر یہ میدم اسپیکر! میرے اور سینیٹر داؤ دخان کے خلاف FIR درج ہوئی ہے اس کے بارے میں صرف آپ سے تھوڑا سا نامم لوں گا۔ کیونکہ ابھی ایک روایت بن گئی ہے۔ ہمارے معاشرے میں، کچھ واقعات جب ایسے ہوتے ہیں، قتل ہو یا کوئی اغوا کرنے والے لوگ ہوتے ہیں criminal لوگ ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی criminal activities ہوتی ہیں تو تب اُسکو، اُن بڑے لوگوں پر یا قبیلے کے سردار ہو، یا ملک ہو، یا خان ہو، نواب ہو جو ہمارے معاشرے میں ہوتے ہیں۔ تو اگر ان کے خلاف FIR درج ہوتی رہے گی تو کیا یہ کوئی اچھی روایات ہیں جو ہم اس کو دھرا نے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ میں حق بجانب ہوں کہ میں اس اسمبلی فلور پر وہ باتیں کروں جو آج حقیقت ہیں۔ اس میں سیاسی مقاصد ہوتے ہیں لوگوں کے کہ ایک دوسرا کو زیر کرنے کے۔ ہم ان چیزوں سے نفرت کرتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ تشدد سے نفرت کی، کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا ہے کہ ہماری پارٹی نے یا زمرک خان نے آج تک کوئی تشدد کیا ہے۔ جعلی FIR بہت کاٹتے رہے۔ میں 302 میں ایک دفعہ گیا بھی ہوں۔ پانچ میئنے میں جیل میں رہا ہوں۔ میرے مخالفین میرے پھانسی کے آرڈر کے لئے انتظار کر رہے تھے۔ لیکن خدا کے فضل سے میں اس سے بھی نجی گیا۔ آٹھ FIR اور مجھ پر درج ہوئی ہیں اور وہ بھی ختم ہوئے۔ کیونکہ ہم صحیح ہیں یہ ہمارا ایمان ہے کہ حق کی بات ہوتی ہے اور جو حق پر کھڑا ہو، انصاف ہو تو اگر اس کے ساتھ عوام بھی نہ ہوں، کوئی دوست بھی نہ ہو تو ان کے ساتھ اللہ ہوتا ہے۔ انصاف دینے والا وہی ہوتا ہے، اور ہم وہ لوگ نہیں ہیں کہ اس سے ہم ڈرتے ہیں، ہماری ایک تاریخ رہی ہے، ہماری اُس وقت کی تاریخ کو اگر کوئی استئذی کرے میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، ہم نے ہزاروں شہداء دیئے ہیں، ہمارے قائدین نے میں سے تین تیس سال جیلیں برداشت کی ہیں۔ میں اپنے دادی کی بات کرتا ہوں ہمارے دادملک ایوب خان، خان عبدالصمد خان شہید کے ساتھ 1935ء میں جیل ہوئے تھے۔ اُس وقت سے یہ ہماری تاریخ شروع ہوتی ہے۔ میرے والد نے 25 سال جلاوطنی کی زندگی گزاری ہے۔ ہمارے پچاؤں نے، بڑے تایانے سات سال جیل کاٹی ہے سرور خان محروم نے کاٹی ہے۔ میں تین سے چار دفعہ جیل گیا ہوں۔ پیشین جیل، پیشین تھانہ، چمن جیل، چمن تھانہ، کوئٹہ میں۔ تو کیا میں اُن سے ڈرجاؤں گا؟ میں ڈرنے والا ہوں نہیں مرتا تو سب نے ہے کوئی آج تک بچا ہے؟ کوئی کہے کہ قیامت تک کسی کو زندگی مل سکتی ہے پھر تو ٹھیک ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ آئیں اور انصاف کے تقاضے پورے کریں، ایک ایسا حوال بنائیں جس سے ہماری جمہوریت بھی مضبوط ہو، جس سے ہماری قبائلی روایات بھی مضبوط ہوں۔ جس سے ہم یہ ثابت کریں کہ ہم حقیقی جمہوریت اور اُس قبائلی روایات کو پامال کرنے والے نہیں ہیں۔ تب یہ FIR درج ہوتی رہیں گی۔ کیا وہ لوگ نجی جائیں گے جو آج مجھ پر یہ FIR کاٹ رہے ہیں۔ تو اگر یہ روایت بنی تو میں بھی اُن بڑوں کے خلاف FIR، کبھی جھوٹی FIR شاید کاٹ سکوں۔ اُس دن کی اگر میں اپنی بات کروں۔ دیکھو! اس اسمبلی کے فلور پر میں ریکارڈ میں یہ بات لانا چاہتا ہوں اور میڈیا دوستوں سے بھی۔ کل جیو پر بھی چلا

خبراءوں میں بھی آیا ہم اسکی پوری تفصیل اور وقت کے مطابق جب وقت آئے گا تو ہم پورا پردہ چاک کر یہنگے کہ کون لوگ ہیں اور کس نے کیا ہے۔ ہم پھر بھی کہتے ہیں کہ ہمیں انصاف چاہیئے میں اُس دن اسلام آباد میں موجود تھامیں اسلام آباد میں بیٹھا ہوں اور میرے بھائی سینٹر داؤ دخان گوارڈ میں ایک آفیشل ویٹ پر ہے۔ آپ کی پوری سینٹ کے پندرہ ممبرز میں ممبر زوہاب موجود ہیں اور اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے کیسے ثابت کر یہنگے اس چیز کو؟ تو کیا اس سے میں ذب جاؤں گا۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ آئینے میں کے، ہم اس علاقے کو جو قلعہ عبداللہ ہے اس میں ایک ناسور پھیلا ہوا ہے۔ دشمنیاں ہی دشمنیاں اور قتل و غارت، اس کو مل کے بنا لیں۔ ہم نے ہمیشہ یہ دعویٰ کیا ہے۔ سب، جتنی بھی جمہوری قوتوں ہیں جتنی بھی یہاں پارٹیاں وجود رکھتی ہیں جتنے بھی یہاں پر مقابل آباد ہیں، ہم نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے اور انشاء اللہ زندگی رہی تو ہم کرتے رہیں گے ایک کارکن ایک ممبر کی حیثیت سے ہم یہاں منتخب ہوئے ہیں خدا نے ہمیں عزت دی ہے تو ہم یہ حق رکھتے ہیں کہ ہم آج بولیں۔ اور یہ آپ کو حقیقت بتا دیں سارے دوستوں کو اور پھر، میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں۔

میڈم اسپیکر! کہ میں آخر میں یہ مطالبہ کروں گا کہ مجھے عدالیہ پر مکمل یقین ہے اور ایک چیز بتاؤں کہ یہاں کی جو انتظامیہ ہے اُس نے پریشر میں آ کے ہمارے خلاف یہ FIR درج کی ہے۔ اُس انتظامیہ سے ہم کیا توقع رکھیں گے کہ وہ غیر جانبدارانہ کارروائیاں کرتی ہے اور یہاں اس طرح کی جھوٹی FIR درج کرتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اُسکی بھی تحقیقات ہونی چاہیئے اور میں اپنے لیئے آج اس فلور اور اس اسمبلی کے توسط سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے ہوم فنسٹر یا جو بھی اتحار ٹیز ہیں اُن سے یہ مطالبہ کرتا ہوں آپ کے توسط سے کہ وہ ایک غیر جانبدار تفتیش کریں ہم موجود ہیں، ہم بھاگنے والے نہیں ہیں، ہم ادھر سے نہیں جائیں گے۔ ہم بھی بھی فرار ہونے کی کوشش نہیں کریں گے کہیں بھی پھٹپنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ ہم مقابلہ کریں گے چاہے جو بھی سلسلہ ہو لیکن انصاف چاہیئے۔ اگر ہم اس میں مجرم تھے تو ہم سزا کیلئے تیار ہیں اور اگر ہم نے اُس تفتیش کو ان لوگوں کو مطمئن کر دیا ہم نے اپنے documents پیش کیئے لیکن وہ ایک غیر جانبدار تفتیش کے ذریعے ہو سکتا ہے۔ تو مطالبہ یہی ہے کہ میڈم صاحبہ! آپ ہمیں اُس تفتیش کا ایک ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہوم فنسٹر سے کہ وہ یہ ہمیں مہیا کریں۔ اور اس تفتیش کو مکمل کریں۔ شکر یہ۔

**میڈم اسپیکر:** ایک منٹ! شاہدہ صاحبہ آپ تشریف رکھیں۔ کیونکہ ہوم فنسٹر آئے نہیں ہیں۔ تو زمرک خان اچکری صاحب ہمارے معزز رکن اسمبلی کی جانب سے اسمبلی قواعد و انضباط کار 1974ء کے قاعدہ 177 کے تحت point of personal explanation پر جو انہوں نے اپنی explanation پیش کی، اس پر چونکہ مزید کوئی بات نہیں ہو سکتی نہ اس پر بحث ہو سکتی ہے تو میں معزز رکن اسمبلی کا جو point of explanation تھا وہ ایوان میں آگیا ہے تو وزیر داخلہ

چونکہ بیہاں موجود نہیں ہیں اگر وہ ہوتے تو ہم ان سے پوچھ لیتے لیکن میں وزیر داخلہ، اور سیکرٹری داخلہ اگر بیہاں تشریف رکھتے ہیں اور آئی جی صاحب کو معزز رکن اسمبلی کے بیان سے متعلق غیر جانبدار انکو اسی کی ہدایت کرتی ہوں۔

**میڈم اپسیکر:** جی شاہدہ روڈ ف صاحب! You are on point of order!

**محترمہ شاہدہ روڈ:** شکریہ اپسیکر صاحب! دو تین دنوں سے ملک کے اندر ایک عجیب سایجان تھا، ڈان لیکس کے حوالے سے۔ اسمبلی آنے سے پہلے ایک اچھی خبر سننے کو ملی تو میں نے سوچا کہ سب کیسا تھے share بھی کروں، ظاہر ہے سب تک پہنچی ہو گی۔ لیکن ضرور کیا جانا چاہیے اپنی آرمی کو، اپنے آرمی چیف کو، سب کو پہنچے ہے ڈان لیکس کے بارے میں ڈی جی آئی ایس پی آر کی طرف سے جو لوگیٹ آیا تھا اسکو واپس لے لیا گیا ہے۔ اس ہاؤس کی جانب سے، اپنی پارٹی کی جانب سے، ایک جمہوری قوت کی جانب سے، جمہوریت پسند لوگوں کی جانب سے message جانا چاہیے آرمی کو کہ اُن کا یہ ایک ملکی استحکام کا سبب بنے گا۔ اس کے اندر یقیناً کوئی دورائے نہیں کہ آرمی چیف کی ایک بڑی contribution ہے اور انہوں نے جس طرح جمہوریت پسندی اور جمہوری رویے کی عکاسی کی ہے، تو یہ قابل ستائش ہے۔ تو میں اپنی اس ہاؤس کی جانب سے بلوچستان اسمبلی کی جانب سے اپنی پاک فوج اور اُسکے سربراہ کو اسکے اس قدم کو قابل تحسین کہوں گی اور اکہ انہوں نے اس ملک کی جمہوریت کو strengthen کیا ہے اور یہ واقعی ہم would like to appreciate.

سب کی طرف سے act ہے ایسا ہے کہ ہم اُن کو سراہیں thank you!

**میڈم اپسیکر:** جی یا سمین لہڑی صاحب!

**محترمہ یا سمین لہڑی:** اپسیکر صاحب! ایک بہت اہم نوعیت کا مسئلہ ہے، پہلے بھی اسمبلی فلور پر پوائنٹ آف آرڈر پر ہم نے اٹھایا تھا، یونیورسٹی آف بلوچستان کا جو issue ہے وہ ابھی تک حل نہیں ہوا ہے۔ گوک آپ نے ایک کمیٹی form کی ہے، اُس کی ایک مینگ بھی ہم نے کی تھی۔ لیکن شاید وہ تصویر کا ایک رخ ہمیں present کیا گیا ہے، اُس کو مکمل ہم رزلٹ تک نہیں لے کر جاسکے۔ تمام طلباء تنظیمیں سراپا احتجاج ہیں، ابھی بھوک ہڑتاں کیمپ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُن کا بہت بڑھائی گئی ہیں اور کلاسوں میں admissions کیا گیا ہے، تعداد کم کی گئی ہے۔ میڈم اپسیکر! یہ ایک بہت اہم نوعیت کا مسئلہ۔ آپ kindly اس پر روونگ دیں کہ دوبارہ سے کمیٹی جو ہے، اگر آپ اس کمیٹی میں کوئی مزید اضافہ کرنا چاہیں، تمام پارٹیوں کے نمائندے اسمیں ہوں، یہ بہت اہم نوعیت کا مسئلہ ہے۔

**میڈم اپسیکر:** ٹھیک ہے۔ یا سمین صاحب! اس پر چونکہ پہلے بھی یہ آچکا ہے میں نے آپ کی انفارمیشن کیلئے، ایوان کی انفارمیشن کیلئے، وائس چانسلر بلوچستان یونیورسٹی تشریف لائے تھے، کمیٹی میں، اور انہوں نے جو ہمیں کاغذات پیش کی ہیں اُس

میں اسکے مطابق جو تھا وہ فیصلیں اُتنی نہیں تھیں جتنی بیان کی گئی تھیں۔ لیکن پھر دوبارہ طلباء جو بھی ان کی grievances کے جن لوگوں کے Stakeholders آئے اور انہوں نے وزیر تعلیم سے ملاقات کی اور وزیر تعلیم نے پھر مجھے ایک application دی ہے، میں اُس پر آرڈر کرچکی ہوں کہ جلد ہی جب جیسے ہی انہیں فرصت ہوتی ہے وہ میٹنگ بلائیں۔ آپ بھی میرے خیال میں اُس کی ممبر ہیں۔ تو وزیر تعلیم کو میں نے ہدایت کی کہ وہ جلد از جلد میٹنگ بلائیں اور اس پر دونوں اطراف کا point of view clear ہے۔ Last meeting, I will attend اور پھر with you.

محترمہ سپوزمی: میڈم اسپیکر! چیک پوسٹ کے حوالے سے میں بات کرنا چاہوں گی۔ اس سے پہلے بھی میرے خیال میں آپ نے اپنے آفس میں یہ آرمی کے جو MP's ہیں، ان کو بلا یا تھا۔ چیک پوسٹ کے حوالے سے میں یہ کہوں گی کہ وہاں ان کو عام جو آدمی ہیں ان کی تذمیل تو ہوتی رہتی ہے۔ لیکن وہاں اگر کہا جائے کہ گاڑی میں ایم پی اے بیٹھی ہے۔ اس کے باوجود وہ کہتے ہیں نہیں آپ کا روکھا کیں اور آپ اپنی identification کروائیں۔ تو اس حوالے سے میڈم اسپیکر! آپ ان کو۔۔۔

میڈم اسپیکر: سپوزمی صاحبہ! اس پر آپ نے پہلے بھی لایا تھا، اُسی وقت ایکشن لیا گیا تھا اور انہوں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں تمام ممبرز کے لئے فارم بھیجے تھے کہ ان کو ریفرنس کے طور پر چیک پوسٹ کر اس کی جائیگی کیونکہ سیکورٹی ہائی ارٹ ہے۔ تو وہ فارما بھی تک کسی نے بھی، مجھے ابھی معلوم کرنا پڑے گا کہ کتنے لوگوں نے پھر کے بھیجے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ وہ اپیش کا روڈ اپنے ایم پی ایز کو والیشو کریں گے۔

محترمہ سپوزمی: جی میڈم اسپیکر! یہ ہے، لیکن گاڑی اگر گورنمنٹ کی ہے تو اس میں کہا جاتا ہے۔۔۔

میڈم اسپیکر: تو اس کیلئے اسٹینکر بنادیں گے۔ اگر آپ کا specifically صرف الگ گاڑی کا مسئلہ ہے تو آپ تشریف لے آئیے گا چیبر میں میں آپ کا مسئلہ حل کروادوں گی۔

محترمہ سپوزمی: thank you.

میڈم اسپیکر: جی خالد لانگو صاحبہ You are on point of order!

میر خالد ہایوں لانگو: شکریہ میڈم اسپیکر۔ میڈم! ابھی ہم آرہے تھے اسمبلی تو باہر پیرا میڈم کس والوں کا احتجاج ہو رہا تھا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اگر وہ احتجاج ابھی ہے تو کچھ معزز اراکین اگر بھجو کے ان سے بات چیت کریں وہ بیٹھے تھے، ان میں لیدر بھی تھیں۔ اگر آپ کوئی کمیٹی بنائے بھیج دیں۔

میڈم اسپیکر: جی پیرا میڈم کیمیٹی میں اُس دن بھی بات چیت اُن سے ہوئی تھی۔ کون کون کمیٹی میں تھے جس میں

ممبرز میں سے اس وقت جو تشریف رکھتے ہیں؟ اگر حصی صاحب! آپ تشریف لے جائیں۔ جی سردار صاحب! پیر امید یکس کے لوگ آئے ہوئے ہیں چونکہ ہیاتخوڈی پارٹی نے تعلق ہے رحمت بلوچ صاحب یہاں تشریف نہیں رکھتے لیکن وہ اکیلے تو نہیں جائیں۔ جی محیب حصی صاحب! آپ تشریف لے جائیں، عامر رند صاحب آپ تشریف لے جائیں، بابت لا لا صاحب! آپ تشریف لے جائیں۔ جی کشور جنگ صاحب؟

**محترمہ کشور احمد جنگ:** میڈم اسپیکر! میں اس فارم کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی کہ جو آپ نے کہا ہے کہ اسمبلی میں ہم نے یہ فارم دے دیئے تھے تو kindly وہ اس وقت کوئی یہاں حاضری کسی کی ہوگی یا کسی کی نہیں ہوگی تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہاگر آپ وہ فارم دوبارہ اگر اسمبلی ہال میں ہمیں دیئے جائیں اور اس کے بعد پھر یہ کارڈ جو اسپیشل ایم پی ایز کیلئے ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آپ ایسے کریں سیکرٹری اسمبلی سے رابطہ کریں اُن کے پاس سارے فارم پڑے ہوئے ہیں۔

**محترمہ کشور احمد جنگ:** جی ٹھیک ہے۔

**میڈم اسپیکر:** جی سردار عبدالرحمن کھیتراں صاحب۔

**سردار عبدالرحمن کھیتراں:** شکر یہ میڈم اسپیکر! ایک تو اگر آپ اجازت دیں گی؟

**میڈم اسپیکر:** جی please

**سردار عبدالرحمن کھیتراں:** آپ کی والدہ صاحبہ، ماں، ماں ہے چونکہ وہ بیمار ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ You are Custodian of the House. میں آپ کی والدہ کی صحت یا بی کیلئے دعا کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں گی تو یہ kindlly دعا کرادیں۔ اس کے بعد پھر میں اپنے point of order پر بات کروں گا۔

**میڈم اسپیکر:** شکر یہ۔

**میر خالد ہمايون لانگو:** میڈم اسپیکر! بابت لا لا کے بھی چچا فوت ہوئے ہیں تو ان سے ابھی پتہ چلا اُنکے لئے بھی دعاۓ مغفرت کی جائے۔

**میڈم اسپیکر:** ہم صحت کی دعا کر رہے ہیں۔

(دعاۓ صحت کی گئی)

**میڈم اسپیکر:** جی سردار صاحب please

**سردار عبدالرحمن کھیتراں:** شکر یہ میڈم اسپیکر! کافی لوگ مجھ سے ناراض ہونگے کہ ہمیشہ بلوچستان کے آفسرز، چاہے وہ پولیس سے تعلق رکھتے ہیں میڈم اسپیکر! یا ہمارے بی ایس ایس کے ہیں یا پی سی ایس آفسرز ہیں، ایک سلسلہ پل نکلا ہے

میدم اپسکر! کہ انکے ساتھ پتہ نہیں کس وجہ سے زیادتی کی جا رہی ہے یا تو وہ نا اہل ہیں انکو سروں میں نہیں ہونا چاہیے یا پھر انکو بھی، ان کے بھی کچھ حقوق ہیں میدم اپسکر! آپ کا اس ایوان کا بحثیت اس وہتری کے ایک ناچیز ہمارا فرض بتا ہے کہ ہم اپنے آفیسرز، یہاں کے ملازمین، انکا جس حد تک تحفظ ہو سکے ہم انکے حقوق کا تحفظ کریں۔ میدم اپسکر! میں نے پہلے کوئی دو سال سے یہ پولیس کے point یا raise کیا۔ پھر ہم گلہ کرتے ہیں کہ جی مرکزی حکومت، ہماری قراردادیں جاتی ہیں وہ انکوڑی کی ٹوکری میں ڈال دیے جاتے ہیں۔ ہمارے اپنے گھر میں، جو ہمارے اپنے purview میں آتے ہیں، جو ہمارے اپنے اختیارات میں آتے ہیں، ہم کیا کر رہے ہیں؟ میدم اپسکر! میں نے پولیس آفیسرز کی جن کی خدمات ہیں، یہاں کے آفیسرز، دو سال ہو گئے میرے خیال ہے کوئی ایک آدھ اجلاس چھوڑ کے، ہر اجلاس میں میں نے آواز اٹھائی۔ آج کی اس آنریبل چیئر نے اس کے بارے میں رو لنگ بھی پاس کی لیکن اس کا بھی آج تک وہی فینٹ کی نذر ہے۔ پی ایس پی آفیسران آتے ہیں، تین سال گزارتے ہیں، مراعات یہاں سے حاصل کر کے چلے جاتے ہیں۔ ہمارے آفیسرز شہید بھی ہوئے۔ آج تک ان کی پروموزنر رکی ہوئی ہیں میدم اپسکر! ہوم منٹر نے، آج نہیں ہے وہ، یقین دہانی کرائی تھی ”کہ جی ایک مہینے میں ہم رپورٹ پیش کریں گے“۔ آج تک وہ فائل پتہ نہیں کہاں غائب ہو گئی ہم بول بول کے تھک گئے۔ میدم اپسکر! یہ ایوان ہے، ہم منتخب نمائندے ہیں۔ ہم خیرات میں نہیں آئے ہوئے ہیں یہاں میدم اپسکر! ہمیں منتخب کر کے بھیجا گیا اس بلوچستان کے حقوق کے بارے میں، اس صوبے کے حقوق کے بارے میں، یہاں کے لوگوں کے حقوق کے بارے میں۔ پتہ نہیں کیا جبکہ ہے کہ اس ایوان میں جوبات کی جاتی ہے، جو سلسہ ہوتا ہے، اس کو ہمارا اپنا صوبہ رہوی کی ٹوکری میں ڈال رہے ہیں۔ باقی ہم کیا مرکز سے کیا گلہ کریں گے ہمارا بیلو پاسپورٹ نہیں ہوا، ہماری فلاںی قرارداد نہیں ہوئی۔ اب میدم اپسکر! وہ تو اپنی جگہ پر ہے۔ اب میں پی سی ایس اور بی ایس آفیسروں کی طرف آتا ہوں۔ میدم اپسکر! ہمارے بی ایس ایس اور پی سی ایس آفیسرز 20 گریڈ میں بھی بیٹھے ہوئے ہیں 19 میں بھی ہیں 18 میں بھی ہیں اس سے نیچے گریڈوں میں بھی ہیں۔ پچھلے دنوں ایک اپیشن الاؤنس announce ہوا ہے میدم اپسکر! ایک توابھی آنے والا ہے، ان کی تولیٹیں بن رہی ہیں۔ وہ ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ روپے پتہ نہیں تین تین لاکھ روپے، چیف سیکرٹری اور پتہ نہیں کیا کیا ہے۔ 2006ء سے ڈی ایم جی اور پی ایس پی آفیسروں کو الاؤنس دیا گیا، 2006ء سے، وہ بہت قبل تھے۔ انکی خدمات بہت زیادہ اس صوبے میں تھیں شاید۔ میدم اپسکر! میں آپ کے علم میں لاوں میری معلومات کے مطابق Millions of Rupees انہوں نے اٹھائے۔ اب میں دوآدمیوں کی یہاں مثال دے رہا ہوں۔ ہمارے سیکرٹری فناس صاحب اکبر درانی، 68 لاکھ روپے لے چکے ہیں۔ 2006ء سے بھی تک الاؤنس بقا یا جات بن کے، وہ چیک لے چکے ہیں۔ ہمارے اسی طریقے سے ایک ڈی آئی جی صاحب ہیں، مجیب الرحمن صاحب، وہ تقریباً 35 لاکھ کا چیک لے چکے ہیں۔ اور اس میں بی سی ایس آفیسرز یا پی سی ایس آفیسرز میرا

خیال ہے شاید تشریف بھی رکھتے ہیں کافی ادھر۔ ان کو تو 20 روپے بھی کسی نے نہیں دیے ہیں۔ میڈم اسپیکر! کیا وجہ ہے کیوں یہ زیادتی ہو رہی ہے؟ کیا، میں نے جیسے شروع میں کہا کہنا اہل ہیں، تو پھر ان کو سروبرز میں نہیں ہونا چاہیے۔ یا ان کی کوئی خدمات ہیں، یہ جو وہاں سے یہ چیزیں imported out of way economical، لاءِ ایڈ آرڈر میں انہوں نے تبدیل کر دیا اور ان کی خدمات کے عوض ستر، ستر لاکھ روپے، سانچھے، سانچھے لاکھ روپے، تین ملیں، چار ملیں اور بھی ابھی کیسے زیادہ جا رہے ہیں۔ آپ کے اے جی آفس کی طرف لائے بنی ہوئی ہے۔ میری معلومات کے مطابق کوئی بیسی ایس آفیسر زیادہ ہمارا جو لوگ پولیس کا ہے پیسی ایس یا لوگ جو ہیں میرے خیال میں کسی ایک کا بھی کیس میری معلومات کے مطابق نہیں ہے۔ میڈم اسپیکر! میں مطالبہ کرتا ہوں کہ جو تفصیل ہے یہ اس ایوان میں لائی جائے۔ اس ایوان کو اعتماد میں لیا جائے کہ یہ کیا وجہ ہے؟ اسی طریقے سے میڈم اسپیکر!۔۔۔۔۔

**میڈم اسپیکر:** کون سا الاؤنس?

**سردار عبدالرحمن کھیڑکان:** اپیش الاؤنس دیا ہے جی۔

**میڈم اسپیکر:** نہیں، میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ آپ مطالبہ کر رہے ہیں کس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے کر رہے ہیں؟

**سردار عبدالرحمن کھیڑکان:** فناں ڈیپارٹمنٹ، فناں، یہ چیز۔۔۔۔۔

**میڈم اسپیکر:** سردار صاحب تشریف رکھتے ہیں، ان سے پوچھ لیتے ہیں نا۔

**سردار عبدالرحمن کھیڑکان:** جی، اسی کے ساتھ میں تھوڑا سا آگے چل رہا ہوں میڈم اسپیکر! میں پانچ منٹ اور لوگ۔

**میڈم اسپیکر!** یہ میرے سامنے ہے، ابھی روز ایک سلسلہ بن رہا ہے بھرتوں کا میڈم اسپیکر! اسکے ساتھ ساتھ مختص نے یہ میرے ساتھ ڈاک منٹس ہیں میڈم اسپیکر! یہ میں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا اور اس کو میں۔۔۔۔۔

**میڈم اسپیکر:** سردار صاحب! ویسے آپ اس کو جو next session آئیگا، ابھی تو آپ بول دیں لیکن آپ اس کو next session میں باقاعدہ تحریر میں بھی لائیں۔

**سردار عبدالرحمن کھیڑکان:** تحریر میں لے آتا ہوں میڈم اسپیکر! تھوڑا سا مجھے پانچ منٹ بولنے دیں۔

**میڈم اسپیکر:** نہیں، نہیں آپ بولیں میں صرف یہ کہہ رہی ہوں کہ اسکو on-record بھی لے آئیں، جی۔

**سردار عبدالرحمن کھیڑکان:** جی on-record میں اسکو اس اسمبلی کا حصہ بناؤں گا۔ میڈم اسپیکر! 2013ء میں یہ

پوشنیں announce ہوئی ہیں، یہ ڈویژنل کوٹہ ہے، ڈسٹرکٹ کوٹہ ہے، یہ باضابطہ صوبائی مختص سیکرٹریٹ بلوچستان کوئی نام سے ہوا ہے۔ اس کے بعد ابھی جو کیا گیا ہے نا پوسٹ بکس نمبر 430، شکر ہے دس بڑھا دیا ہے 420 نہیں کر دیا ہے اس کو۔ جی پی او کوئٹہ کے، اچھا چھپ کے، یہ پوسٹ بکس کی ضرورت کیا تھی میڈم اسپیکر! مختص کا ادارہ یہاں موجود ہے۔

میرا وہ سابقہ بگلہ جب میں منظر تھا وہ بنگلے میں اُس کا پورا سیکرٹریٹ قائم ہے اسی ریڈزون میں ہے بالکل بندوقوں کے سامنے میں ہے اُس کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ پتہ نہیں کس وجہ سے اسمیں کیا interest ہے؟ یہ میرے سامنے ہے میں یہ آپ کو تحریر کی صورت میں دوں گا۔ میڈم اپسیکر! میں اس بلوچستان کا soil son of son of ہوں۔ کبھی پشتون، بلوج میں کسی کی بات نہیں کرتا۔ اب حیرانگی کی بات یہ ہے میڈم اپسیکر! کہ اسمیں 55 پوٹیں announce کی گئی ہیں، جس میں 17 گریڈ کی بھی ہیں، 16 گریڈ کی بھی ہیں۔ تین، چار ڈسٹرکٹ کو اسمیں سامنے رکھا گیا ہے وہ بھی ریکارڈ میرے پاس موجود ہے میڈم اپسیکر۔ جو سلیکشن کمیٹی ہے میڈم اپسیکر! میں اُس پر جاؤ نگا، باقی چیزیں آپ کے ریکارڈ میں آ جائیں گی۔ پیشین سے اُس کے چار ممبرز، ایک کوئٹہ سے۔ اور جو صوبائی مختصہ ہے جناب ان کا بھی تعلق خود چیئرمین ہیں، پیشین سے ہے۔ 32 ڈسٹرکٹس میں باقی، ان میں کوئی اہل آدمی نہیں تھا کہ وہ اس کمیٹی کا ممبر بنتا؟ یا یہ process چل رہا ہے، اس کا حصہ بنتا؟ شاید پیشین زدیک ہے کوئٹہ سے تیس میل پر ہے، قابلیت جاتی ہے وہاں باقی ڈسٹرکٹ تو دُور، دُور ہیں، ثواب ہے، لوار الائی ہے، بارکھان ہے، گوادر ہے۔ میڈم اپسیکر! یہ زیادتی ہے یہاں کے لوگوں سے۔ اب پی او بکس میں، کسی کو کیا پتہ ہے کہ کونسا ادارہ ہے کیا ہے کیا سلسہ ہے میڈم اپسیکر! کیوں یہ کیا گیا؟ آپ Custodian ہیں اس ہاؤس کی آپ کا فرض بتاتے ہے اس ایوان نے آپ کو منتخب کر کے اس چیئرمین پر بھیجا ہے میڈم اپسیکر! ہمارے مفادات، اپنے اپنے constituencies سے ہیں، آپ پھر اس اسمبلی کے مفادات کی ذمہ دار ہیں۔ میڈم اپسیکر! کل سے، 9 تاریخ سے انٹرویو یو ٹریو ٹریو شروع کئے ہوئے ہیں۔ اپنی مرضی سے کمیٹی بنائی خود پیپر ز لیے، خود سلسہ کیا لکھا بھی خود پڑھا بھی خود سب کچھ ہی خود ہی خود۔ اب کل سے انٹرویو یو شروع ہوئے ہیں اور یہ صاحب your apologies، سردار صاحب بھی ترین ہیں وہ retirement پر جا رہے ہیں میرا خیال ہے اس کی 10 جون کو، اُس سے پہلے یہ تمام سیکرٹریٹ کی 55 پوٹیں اپنی مرضی سے من پسند، میرے پاس لشیں ہیں میڈم اپسیکر! جیسے آپ نے رولنگ دی ہے، حکم فرمایا ہے میں اس کو اسمبلی کا حصہ بناؤ نگا۔

**میڈم اپسیکر:** ان کو کال اٹینشن میں لے آئیں۔

**سردار عبدالرحمن کھمیر ان:** جی میڈم اپسیکر۔ آپ سے گزارش یہ ہے کہ پارلیمانی process کو ادیں میں نہیں چاہتا ہوں کہ بالکل مجھے touch نہیں کیا جائے، ہم سے قابل دوست میٹھے ہیں ان کی ایک کمیٹی تشکیل دیں۔ وہ اس معاملے کی چھان بین کریں۔ حقدار کو جو بھی حقدار ہے، قابل ہے اُس کو اسکا حق ملے۔ میرے ایک فاضل دوست نے ایک خاتون کا ذکر کیا۔ سردار سلم بزنجو کے حلقے سے ایک خاتون ہے، قابل ترین لڑکی آئی ہے۔ اور وہ آنسو بہاتی ہوئی واپس چل گئی ہے۔ اُس کو اب ہمیں پتہ نہیں ہے کہ انہوں نے کیا criteria رکھا ہے اس سلیکشن کا اور اس سیکرٹریٹ کو مضبوط بنانے کا، نسل درسل۔۔۔۔۔

سردار عبدالرحمن کھنیران: kindly request میری ہے، میں باقی ساتھیوں سے بھی request کروں گا، میری اس پورے ایوان سے گزارش ہے کہ پارلیمانی کمیٹی بن جائے اس پر یہ مجھے support کریں اس منکے میں چلے جائیں ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ کسی ایریے کے آپ نوازیں۔ ہم کہتے ہیں کہ یا اگر میرٹ پر جارہے ہیں۔ میرا پہلا مطالباً تو یہ ہے کہ یہ دوبارہ اس کا یہ سارا سلسle process ہونا چاہیے۔ اگر وہ possible نہیں ہے کمیٹی اس کی go-through تحقیقات کرے۔ اگر واقعی میرٹ پر ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر یہ کمیٹی غلط بنی ہے غلط سلسle بننا ہے تو مہربانی کر کے پارلیمانی کمیٹی، جو قابل ترین لوگ بیٹھے ہیں، بہت اچھے، پرانے جعفر خان جیسے ساری زندگی اس ایوان میں آئے ہیں، ڈاکٹر مالک اور سردار اسلم بیٹھے ہوئے ہیں جو بھی ہے، ان کی ایک کمیٹی بنادیں۔ زمرک خان بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس پر تحقیقات کریں اور اسی سیشن میں اسکا وہ سارا سلسle لے آئیں۔ کیونکہ 10 جون سے پہلے وہ صاحب اپنے تمام process کو complete کر کے وہ بکل کے جانا چاہ رہے ہیں مہربانی Thank you very much

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے جی۔ جی آپ زمرک خان صاحب! سردار صاحب کو اگر اس پر جواب دینا ہے پہلے، ان کے مکمل سے، ہمیں اس میں چار points لائے ہیں سردار صاحب نا، مختصہ کے حوالے سے، ٹھیک ہے۔  
انجینئر زمرک خان اچنڈی: میں اس طرح نہیں، سردار صاحب کی باتوں کا یہ نہیں ہے کہ میں وہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہونگے۔ مختصہ صاحب کو میں بہت اچھی طریقے سے جانتا ہوں وہ بھی ایک عدالت ہے۔ اور میں یہ کہوں کہ وہ ایک ایماندار آفیسر ہے، ایسی بات نہیں ہے۔ اور پوستوں کے حوالے سے میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ ان کو آپ اگر قانون میں روکتے ہیں نہیں روکتے ہیں۔ لیکن یہ کیس گیا تھا ہائی کورٹ میں۔ ہائی کورٹ میں stay لیا گیا پھر کیس ہوا اور ہائی کورٹ نے پتہ نہیں کونسا فیصلہ دیا، شاید ہائی کورٹ نے کوئی فیصلہ دیا ہو۔ already اگر عدالت میں کوئی فیصلہ ہو تو پھر آپ اس پر کیسے کمیٹی بنائیں گے؟ اور کیسے کمیٹی کے تھرو اسکی تحقیقات ہوگی؟ آپ اگر اسکے points legal level کے، اور legal طریقے سے اگر ہو جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بالکل اگر کوئی ظلم ہوتا ہے کسی کے ساتھ کسی ڈسٹرکٹ کے ساتھ، یہ کبھی بھی نہیں ہونا چاہیے۔ چاہے وہ صوبائی level پر ہو، چاہے وہ مختصہ کا level پر ہو، چاہے وہ کسی بھی منسٹری میں ہو۔ ہوتا ہے اس طرح کے بہت سے قصے ہوئے ہیں؟ تو اگر اس طرح ہو تو پھر آپ دیکھ لیں۔ کیونکہ یہ ایشو کورٹ میں تھا اور کورٹ میں میرے خیال میں یہ چل رہا ہے۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے Thank you very much میں اس پر آپ کی انفارمیشن کی وجہ سے میں اس پر reserve my ruling on this. اور میں سردار صاحب! اس پر چیمبر میں اسکے بارے پوری معلومات لے کے، اور سردار صاحب! آپ کے جو اس پر فناں ڈیپارٹمنٹ پر Then I will let you, thank you.

سردار صاحب نے دو تین پوئشیں۔۔۔

**سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر حکومہ زراعت و مشیر حکومہ خزانہ):** میڈم اسپیکر! میں بھی جیسے سردار صاحب نے کہا مختص کے حوالے سے، اس بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ میڈم اسپیکر: جی۔

**وزیر حکومہ زراعت و مشیر حکومہ خزانہ:** میں اسی پر بات کرنا چاہتا تھا ہوں جو سردار صاحب نے بتایا۔ مجھے یہ پتہ نہیں ابھی جیسے لست ہم نے دیکھی ہے۔ ابھی ایک لڑکی خضدار سے آئی تھی اُس نے شاید انٹرو یوڈیا۔ وہ جب میرے فتر میں آئی تورور ہی تھی۔ ابھی جو فیل ہو گئی ہے۔ اُس نے بولا میں challenge کرتی ہوں کہ میرے پیپر لیے جائیں، میرے پیپر زچیک کیتے جائیں اگر میں نے اُس میں پوزیشن نہیں لی ہے، تو جو چور کی سزا وہ میری۔ اور اُس نے بولا کہ انہوں نے مجھے reject کیا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ میں ابھی بھی کہتی ہوں میں challenge کرتی ہوں کوئی بھی غیر جانبدار آدمی۔ ابھی آپ دیکھیں کسی بھی ڈویژن سے، ہمارے خضدار ڈویژن کے کسی سے کوئی بھی ایک بندہ بھی نہیں آتا ہے۔ یہ سارے نالائق ہو گئے ہیں؟ ابھی ایک آدمی پانچ تاریخ کو ریائز ڈھوند رہا۔ ابھی اسکو آپ دے دیتے ہیں کہ یہ ان پوستوں کو تقسیم کرو۔ یہ کوئی انصاف ہے؟ میں کہتا ہوں بالکل یہ پوئیں cancel کی جائیں۔ نیا مختص آتا ہے اُس کے بعد اس کی انٹرو یوڈ ہو جائیں۔ جو اس نے کیا ہے وہ بالکل ناجائز کیا ہے پورے بلوچستان کے ساتھ۔

**میڈم اسپیکر:** ٹھیک ہے سردار صاحب! ایک اور point تھا آپ کے محکمے کے حوالے سے ایک الاؤنس کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ کوئی الاؤنس ہے وہ آپ نے شاید اس وقت سنائیں۔

**وزیر حکومہ زراعت و مشیر حکومہ خزانہ:** اگلے سیشن میں جواب دوں گا۔

**میڈم اسپیکر:** جی ٹھیک ہے۔ جی سردار صاحب جواب دیں گے ناں اس کے اوپر، جی جی سردار وہ details چیبر میں لائیں گے۔

**میر مجیب الرحمن محمد حسنی (وزیر حکومہ کھیل و ثقافت):** میڈم اسپیکر!

**میڈم اسپیکر:** مجیب الرحمن صاحب آپ کو میں بعد میں موقع دیتی ہوں۔ سردار صاحب نے پولیس آفیسر ان کے پروموشن کے بارے میں نقطہ اٹھایا ہے اور یہ بار بار اٹھایا گیا ہے جبکہ حکومہ داخلہ نے اس پر یقین دہانی بھی کرانی ہے۔ یہ ایک نامناسب عمل ہے کہ یقین دہانی کے باوجود اس کے بارے میں اسمبلی کو حقائق سے آگاہ نہیں کیا گیا۔ میں وزیر داخلہ اور سیکرٹری داخلہ کو پولیس آفیسر ان کی ترقی سے متعلق کیسز کے بارے میں تفصیلی رپورٹ اسمبلی کو پیش کرنے کی ہدایت کرتی ہوں تاکہ میں اداکیں اسمبلی کے جو بھی reservations ہیں ان کے بارے میں ان کو تسلی دی جاسکے۔ تو please اگر یہاں

سیکرٹری داخلہ تشریف رکھتے ہیں تو وہ جلد از جلد اس کے بارے میں رپورٹ پیش کریں۔ جی محبیب حسنی صاحب۔

**وزیر کھیل و ثقافت:** شکریہ میڈم اسپیکر! آپ کے حکم کے مطابق میں حاجی محمد خان لہڑی صاحب اور باہت لالا، ہم گنے گیٹ تک اور پیرامید کٹس ایسوی ایشن والے جو ہڑتال پر ہیں لیکن وہاں جب ہم گئے پتہ چلا وہاں کوئی نہیں ہے۔ ادھر سے کسی نے بتایا کہ وہ پرس کلب میں بیٹھے ہیں۔ ہم نے کہا، ہم ظاہر ہے اسپیکر کے حکم پر آئے ہیں تو ہم وہاں تک نہیں جاسکتے۔ اسی دوران ہمیں سیکرٹری ہیلتھ ملے تو میں ان سے تھوڑی سی details لیں۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کی جوڑی ماںڈز ہیں، اُس کی سسری نی ہے چیف منسٹر صاحب کی ٹیبل پر ہے۔ سی ایم صاحب باہر ہیں جو نہی وہ آتے ہیں تو امید ہے کہ انشاء اللہ وہ اس کو approve کریں گے۔

**میڈم اسپیکر:** kindly جب نواب صاحب تشریف لائیں گے تو آپ please ان تک یہ بات پہنچادیں۔

**وزیر محکمہ کھیل و ثقافت:** جی ہاں بالکل انشاء اللہ۔ تو سیکرٹری ہیلتھ نے ہمیں بتایا کہ سسری بھیجی ہے ڈیپارٹمنٹ نے چیف منسٹر کے آفس میں ہے تو ان کی واپسی کا انتظار ہے thank you

**میڈم اسپیکر:** ٹھیک ہے thank you اب اسٹبلی کا اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 13 مئی 2017ء بوقت شام 04:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسٹبلی کا اجلاس شام 05:00 بجے 42 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

